8960195479,77858 12108
tajushshariadarulifta@gmail.com

تاج الشریعہ دار الافتاء
آزاد نگر دھمریہ لوھتہ، بنارس

Ref:.............................
Date:............................

گاؤں دیہات میں نماز جمعہ کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں موضع بھلواں نارائن پور یوپی میں تقریباً دو سو مسلم گھر کی آبادی ہے اور ان کے درمیان ایک مسجد ہے جس میں بہت پہلے سے ہی نماز جمعہ قائم ہے اور جمعہ کی نمازیوں کی تعداد بالغ ونابالغ سب لے کر ڈھائی سے تین سو کے قریب ہے بھلواں ایک گاؤں ہے اس کے شمال میں چار کیلومیٹر کے فاصلے پر عدلہاٹ بازار ہے جہاں تھانہ بھی ہے اب موضع بھلواں میں نماز جمعہ کے لیے کیا حکم شرع ہوگا؟ کیا یہاں کے مسلمانوں پر نماز جمعہ ادا کر لینے سے ظہر ساقط ہوگی یا جمعہ کے ساتھ نماز ظہر ادا کرنا فرض ہے اور ظہر ادا کرے تو فرداً فرداً یا باجماعت قائم کرنا ضروری ہے اور اگر کوئی شخص یہ کہے کہ یہ نیا کام ہے جیسے جمعہ ہوتا تھا ویسے ہی ہونا چاہیے اگر نئی چیز ایجاد کریں گے یعنی ظہر کی جماعت کریں گے تو میں اس مسجد میں نماز نہیں پڑھوں گا تو ایسے شخص کے لیے کیا حکم شرع ہے از روئے شرع مدلل ومفصل جواب عنایت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ فقط والسلام

المستفتی:
امام مسجد ھذا محمد مہدی حسن رضوی
بھلواں نارائن پور، مرزاپور (یوپی)

الجواب بعون الملک الوھاب

مذہب حنفی میں صحت جمعہ کے لیے شہر یا فنائے شہر ہونا شرط ہے، ائمہ احناف دیہات میں جمعہ کی نماز ناجائز وممنوع فرماتے ہیں ،یہی قول امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا ہے، فرماتے ہیں: ''لا جمعة و لا تشريق و لا صلاة فطر و لا اضحى الا في مصر جامع او مدينة عظيمة'' (مصنف ابن شیبہ، ج:۳، ص:۱۷۷)، یہی مذہب ہمارے امام اعظم کے استاذ اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے تلمیذ خاص سیدنا امام عطا بن ابی رباح اور امام ابراہیم نخعی، امام مجاہد، امام ابن سیرین اور امام سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ہے۔

درمختار میں ہے: ''صلاة العيد فى القرىٰ تكره تحريما اى لانه اشتغال بما لا يصح لان المصر شرط الصحة'' ردالمحتار میں ہے: ''ومثله الجمعة'' (ج:۳، ص:۴۶)

پھر جب گاؤں میں نماز جمعہ جائز وصحیح ہی نہیں تو اس کے پڑھ لینے سے فرض ظہر بھی ذمہ سے ساقط نہ ہوگا بلکہ باجماعت نماز ظہر بھی ادا کی جائے گی کہ فرض ساقط ہو جائے۔

عالمگیری میں ہے: ''ومن لا تجب عليهم الجمعة من اهل القرىٰ والبوادى لهم ان يصلوا الظهر بجماعة يوم الجمعة باذان واقامة'' (ج:۱، ص:۲۰۵)

8960195479,77858 12108
tajushshariadarulifta@gmail.com

Ref:
Date:

بہار شریعت میں ہے:''گاؤں میں جمعہ کے دن بھی ظہر کی نماز اذان واقامت کے ساتھ باجماعت پڑھیں''۔
(ج:۱ص:۷۷۴)

ولہٰذا صورت مسئولہ میں نماز ظہر بھی باجماعت ادا کرنی ہوگی،اور چوں کہ جمعہ قدیم زمانے سے قائم ہے تو اس سے بھی منع نہ کیا جائے اور جو لوگ باجماعت نماز ظہر پڑھنے کو نیا کام کہتے ہیں وہ حکم شرع سے غافل ہیں ایسے لوگوں کو اچھے اور نرم انداز میں سمجھایا جائے۔فتاویٰ رضویہ میں ہے:''باجماع جملہ ائمہ حنفیہ اس میں جمعہ وعیدین باطل ہیں،خود نہ پڑھیں گے حکم پوچھا جائے گا تو فتویٰ دیں گے جہاں نہیں ہوتے قائم نہ کریں گے بایں ہمہ اگر عوام پڑھتے ہوں منع نہ کریں گے''(ملتقطاً،ج:۸،ص:۴۳۹)

فتاویٰ مفتی اعظم میں ہے:''فرض ظہر بھی پڑھنے کی تاکید کی جائے،دیہات میں جمعہ پڑھنا مذہب حنفی میں ہرگز جائز نہیں،مگر عوام پڑھتے ہیں اور منع کرنے سے باز نہ آئیں گے،فتنہ برپا کریں گے تو ان کو اتنا ہی کہنا ہوگا کہ بھائیو ظہر کے چار رکعت بھی پڑھو کہ تم پر ظہر ہی فرض ہے،جمعہ پڑھنے سے تمہارے ذمہ سے وہ ظہر ساقط نہ ہوئی،وہ فرض ظہر بھی جماعت ہی سے پڑھنے کو کہا جائے کہ بے عذر ترکِ جماعت گناہ ہے''(ج۳:ص:۱۲۴)واللہ تعالیٰ اعلم

قد صح الجواب ،واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
واجد علی امجدی
خادم تاج الشریعہ دارالافتاء،لوہتہ بنارس

کتبہ:
محمد امتیاز امجدی غفرلہ
خادم تاج الشریعہ دارالافتاء،لوہتہ بنارس

۷ر محرم الحرام ۱۴۴۶ھ/۱۴ر جولائی ۲۰۲۴ء

الجواب صحیح،واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
فقیر فیضان المصطفیٰ قادری غفرلہ
بانی وسرپرست اعلیٰ جامعہ امام اعظم ابوحنیفہ،لکھنؤ